اخبار احمدیہ

لاہور ۲۴ ستمبر۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ حضور کو پیچش اور درد کی تکلیف ہے احباب حضور کی صحت کاملہ کیلئے دعا جاری رکھیں

مکرم نواب محمد عبداللہ خانصاحب کی عام حالت قدرے بہتر ہے لیکن حرارت بدستور ہے۔ احباب کرام مکرم نواب صاحب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

روسی اٹیمی طاقت کا مقابلہ کرنے کیلئے امریکہ نے ۲۹ کروڑ ڈالر کی دفاعی سکیم تیار کر لی

واشنگٹن ۲۴ ستمبر۔ روس کے ایٹم بم تیار کرنے کے انکشاف کے بعد آج واشنگٹن میں ان حفاظتی اقدامات کا اعلان کر دیا گیا جو اس کا سامنا کرنے کے لئے اختیار کئے جائیں گے۔ سب سے پہلے دو کروڑ ڈالر کا اٹیمی طاقتوں کے وسیع تجربوں کے لئے ایک اٹیمی ذخیرہ تیار کیا جائے گا۔ صدر ٹرومین نے سینٹ کو ایک خط میں لکھا ہے کہ بری، بحری اور ہوائی طاقتوں کو مستحکم کرنے کے لئے فوراً ۲۷ کروڑ ڈالر کی ایک سکیم تیار کی جائے۔ رائٹر کے نامہ نگار کے قیاس کے مطابق (۱) اب دفاعی تیاریوں کو تیز کر دیا جائیگا (۲) امریکہ کی ہوائی طاقت کے ۴۸ گروپوں کو بڑھا کر ۷۰ گروپ کر دیئے جائیں گے (۳) دوسرے ملکوں کو امداد کی رفتار تیز کر دی جائے گی (۴)۔ مارشل امداد کے پروگرام کی منظوری جلد ہوگی اور (۵) امریکہ اور برطانیہ کے درمیان گہرا تعاون پیدا کیا جائے گا (۶) اٹیمی شعاعوں کی تحقیق کے علاوہ دشمن کے اٹیمی ذخیروں کی ٹوہ لگائی جائے گی۔ صدر ٹرومین کے قریبی حلقوں نے ملک کی خفیہ پولیس کے اس انکشاف کو ایک معجزہ قرار دیا ہے۔ روزنامہ نیویارک کے ایک نامہ نگار کا کہنا ہے کہ جب یہ تجرباتی بم چلایا گیا اس وقت مارشل سٹالن بھی موجود تھے۔" تا حال ماسکو ریڈیو سے اس پر کوئی تبصرہ نہیں کیا گیا۔

ہمارا فیصلہ قطعی، ناقابل تنسیخ اور اٹل ہے

کراچی ۲۴ ستمبر۔ حکومت پاکستان کے اپنی کرنسی کی قیمت کو کم نہ کرنے کے فیصلے کو اُسکی بین الاقوامی فنڈ سے امداد کی درخواست سے ملانے کی جو کوشش کی گئی ہے اس پر آج کراچی کے سیاسی تجارتی اور اقتصادی حلقوں میں حیرت اور غم و غصے کا اظہار کیا گیا ہے حکومت کی طرف سے اس پر غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے کہ اُسے اپنے فیصلے پر نظر ثانی کیلئے مجبور کر دیا جائیگا کہا گیا کہ اس کا فیصلہ قطعی، ناقابل تنسیخ اور اٹل ہے فیصلہ کرتے وقت تمام متعلقہ امور اور خود پاکستان کو پیش آنے والی عملی مشکلات پر خوب غور و خوض کر لیا گیا تھا۔

صلح کی ایک اور کوشش

نئی دہلی ۲۴ ستمبر۔ ہندوستان کے چار معتدر ہندوستانی مسلمانوں نے حکومت پاکستان و ہندوستان سے اپیل کی ہے کہ وہ باہم گفتگو سے ان تمام امور کا تصفیہ کریں جو دونوں حکومتوں میں متنازعہ فیہ ہیں متروکہ جائیدادوں کے سلسلے میں ایک کمیٹی بنائی جائے جو پیدا ہونے والے تمام امور کے تصفیہ کے طریقے تجویز کرے۔ یہ چار بڑے یہ ہیں۔ نواب چھتاری۔ نواب آف پاٹودی۔ نواب محمد اسمٰعیل اور میرٹھ کے مسٹر رشید احمد۔

خواجہ عبدالرحیم برطرف کر دیئے گئے

کراچی ۲۴ ستمبر۔ پاکستان کے گورنر جنرل نے مغربی پنجاب کے گورنر کے متعینہ خاص کمیشن کی رپورٹ پر راولپنڈی کے کمشنر خواجہ عبدالرحیم کو ملازمت سے برطرف کر دیا ہے حکم میں مزید کہا گیا ہے۔ کہ خواجہ عبدالرحیم کی گذشتہ اعلیٰ خدمات کو مدنظر رکھتے ہوئے تمام وہ الاؤنس دے دیئے جائیں جو قانون کے مطابق ملنے چاہئیں ٭

کراچی۔ حکومت پاکستان نے متروکہ جائیدادوں کے آرڈیننس کی میعاد میں مزید ۲ ماہ کی توسیع کر دی ہے۔ واضح رہے کہ اس کی میعاد ۲۵ ستمبر کو ختم ہو رہی ہے

روس کے ایٹم بم تیار کر لینے کی خبر سُن کر امریکی عوام کو صدمہ

واشنگٹن ۲۴ ستمبر۔ امریکنوں کو صدر جمہوریہ امریکہ مسٹر ٹرومین کے اس انکشاف سے سخت صدمہ پہنچا ہے کہ روس ایٹم بم تیار کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ اس اجلاس کے بعد جس میں مسٹر ٹرومین نے اس امر کا انکشاف کیا۔ آپ نے آرمی چیف آف سٹاف جنرل کولنز اور بریگیڈیر فرینک ہاولے سے دیر تک بات چیت کی۔ جنرل فرینک ہاولے پچھلے دنوں برلن میں امریکی گورنر مقرر تھے۔ اس کے بعد اٹمک کمیٹی کی ایک میٹنگ بھی بلائی گئی۔ جس میں اٹیامک انرجی کمیشن کے ممبروں کے علاوہ فوج اور بحری شعبے کے اعلےٰ افسروں نے شرکت کی۔

میٹنگ کے بعد صدر سینیٹر میک ماہن نے بتایا کہ سینیٹ نے اب سیاسی اور فوجی متعلقہ امور کا مطالعہ شروع کر دیا ہے۔ آپ نے کہا مجھے اس انکشاف سے صدمہ ضرور ہوا ہے لیکن تعجب نہیں ہوا۔ لیکن شعبہ دفاع کے اعلےٰ افسر اس میں بالکل خاموش ملکہ ساکت و جامد ہیں۔ خفیہ پولیس اس امر کی اطلاع کس طرح ہوئی (رائٹر)

اٹیم طاقت پر پابندی لگائی جائے

روسی وزیر خارجہ کی تجویز

فلشنگ میڈو ۲۴ ستمبر۔ روس کے وزیر خارجہ مسٹر ویشنسکی نے کل اتحادی قوموں کی جنرل اسمبلی میں یہ تجویز کیا کہ اٹیمک ہتھیاروں پر پابندی لگا دی جائے۔ آپ نے اس تقریر میں یہ بھی تجویز کیا کہ صلح اور امن کے استحکام کے لئے پانچ بڑوں کو ایک معاہدہ کر لینا چاہیئے۔

میر پور خاص کے لئے پندرہ سو (۱۵۰۰) مہاجرین کے تیسرے قافلے کی روانگی

۱۵۰۰۰ مہاجرین کو کراچی سے بھیجنے کا پروگرام تیار ہو گیا

کراچی ۲۴ ستمبر۔ کراچی کے مہاجر کیمپوں سے کل مہاجرین کا تیسرا قافلہ کراچی چھاؤنی سے روانہ ہوا۔ جسے ڈاکٹر ایچ قریشی نائب وزیر بحالیات نے الوداع کیا۔ وزارت مہاجرین کے پروگرام کے مطابق انہیں میر پور خاص کی اراضی پر بسایا جائے گا۔ اس سے پیشتر اس علاقے میں بسنے کے لئے ۳۳۰۰ مہاجر کراچی سے روانہ ہو چکے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ پندرہ ہزار مہاجرین کو کراچی سے بھیجنے کا پروگرام تیار ہو چکا ہے۔

روانگی کے وقت کاٹھیاواڑ کے ایک تاجر حاجی ابراہیم ۔۔۔۔۔۔ نے مہاجرین کو کھانا کھلایا۔ اور سفر کے لئے توشہ ساتھ دیا۔ روانگی سے قبل ڈاکٹر قریشی نے جانے والے مہاجرین کو تلقین کی کہ وہ اب سندھ ہی کو اپنا مستقل وطن تصور کریں اور سندھ کے لوگوں سے گھل مل کر ان سے دلی تعلقات پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ آپ نے کہا اگرچہ ممکن ہے اول اول کچھ کچھ تکالیف بھی ہوں لیکن عزم بالجزم سے ان پر قابو پایا جا سکتا ہے اور مجھے امید ہے کہ آپ جن زمینوں پر بسائے جائیں انہیں بڑی محنت اور مشقت سے جلدی ایسا کریں گے کہ وہ سونا اگلنے لگے۔ معلوم ہوا ہے کہ ضلع نواب شاہ میں بھی ۱۵۰۰ مہاجرین کی گنجائش ہے اور ابھی میر پور خاص میں بھی متعدد مہاجرین بسائے جا سکتے ہیں۔ (اسٹار)

ظفر اللہ خاں بیان دیں گے

لیک سکسیس ۲۴ ستمبر۔ ایک تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ مجلس اقوام کی جنرل اسمبلی میں پاکستانی وفد کے لیڈر چوہدری محمد ظفر اللہ خاں آج رات جنرل اسمبلی میں عام بحث کے دوران میں شاید مسئلہ کشمیر پر ایک بیان دیں گے۔

صنعتی اداروں کے سلسلے میں سروے

لاہور ۲۴ ستمبر۔ ایجوکیشن ڈویژن حکومت پاکستان نے مغربی پنجاب صوبہ سرحد اور بہاولپور کے فنی اداروں کا جائزہ لینے کے لئے ماہرین کی ایک کمیٹی مقرر کی ہے جو مسٹر ٹی ایچ سنجیدہ مین ٹیکنیکل ایڈوائزر حکومت پاکستان ڈاکٹر ایم اے حق۔ انسپکٹر دستکاری سکول مغربی پنجاب پر مشتمل ہے۔ اس سروے کا مقصد یہ ہے کہ پاکستان کے صنعتی اور ٹیکنیکل اداروں میں فنی تعلیم و تربیت کو بہتر بنانے کے لئے اسباب و ذرائع تجویز کئے جائیں۔ مسٹر ٹی ایچ سنجیدہ مین نمائندہ حکومت پاکستان ۲۵ ستمبر ۱۹۴۹ء کو لاہور پہنچ رہے ہیں۔ جہاں وہ دوسرے دن مقامی ٹیکنیکل اداروں کا معائنہ کریں گے (سرکاری اطلاع)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کو اپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

میں خدا تعالیٰ کے وعدے کے مطابق مسیح موعود ہوں

"احادیث میں مسیح موعود کا نام خدا تعالیٰ نے اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی معرفت کاسر الصلیب رکھا ہے۔ کیونکہ یہ سچی بات ہے کہ ہر ایک مجدد فتن موجودہ کی اصلاح کے لئے آتا ہے اب اس وقت خدا کے لئے سوچو تو کیا معلوم نہ ہوگا۔ کہ صلیبی نجات کی تائید میں قلم اور زبان سے وہ کام لیا گیا ہے۔ کہ اگر صفحات عالم کو ٹٹولا جائے تو باطل پرستی کی تائید میں یہ سرگرمی اور زمانہ میں ثابت نہ ہو گی۔ اور جب کہ صلیبی فتنہ کے حامیوں کی تحریریں اپنے انتہائی نقطہ پر پہنچ چکی ہیں اور توحید حقیقی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عفت، عزت اور حقانیت اور کتاب اللہ کے منجانب اللہ ہونے پر ظلم اور زور کی راہ سے حملے کئے گئے ہیں۔ تو کیا خدا تعالیٰ کی غیرت کا تقاضا نہیں ہونا چاہیئے کہ اس کاسر الصلیب کو نازل کرے؟؟؟ کیا خدا تعالیٰ اپنے وعدہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون کو بھول گیا؟ یقیناً یاد رکھو کہ خدا کے وعدے سچے ہیں۔ اس نے اپنے وعدہ کے موافق دنیا میں ایک نذیر بھیجا ہے۔ دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ مگر خدا تعالیٰ اس کو ضرور قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کرے گا۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ میں خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق مسیح موعود ہو کر آیا ہوں۔ چاہو تو قبول کرو چاہو تو رد کرو۔

مگر تمہارے رد کرنے سے کچھ نہ ہوگا۔ خدا تعالیٰ نے جو ارادہ فرمایا ہے۔ وہ ہو کر رہے گا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے پہلے سے براہین میں فرمایا ہے۔ صدق اللہ ورسولہ وکان وعدا مفعولا

خدا تعالیٰ پر افترا کرنیوالا کبھی مہلت نہیں پا سکتا

ہمارے دعوائے الہام و مکالمہ الٰہیہ کی اشاعت کو یوں تو بہت سال گذر رے۔ لیکن اگر براہین کی اشاعت سے بھی لیا جائے تو بیس سال ہو چکے ہمارے مخالف جو ہم کو جھوٹا اور اپنے دعوے میں مفتری قرار دیتے ہیں ان سے کوئی سوال کرے کہ خدا تعالیٰ تو کسی ایسے مفتری کو جو اس پر الہام اور مکالمہ کا افترا کرے مہلت نہیں دیتا۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی فرمایا۔ کہ اگر تو بعض باتیں اپنی طرف سے کہتا تو ہم شاہ رگ سے پکڑ لیتے۔ پھر کسی اور کی کیا خصوصیت ہو سکتی ہے اس سے صاف سمجھ میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پر الہام کا افترا کرنے والا کبھی بھی مہلت نہیں پا سکتا اب ہم پوچھتے ہیں کہ اگر یہ ہمارا سلسلہ خدا تعالیٰ کا قائم کردہ نہیں ہے تو کسی قوم کی تاریخ سے ہم کو پتہ دو کہ خدا تعالیٰ پر کسی نے افترا کیا ہو اور پھر اسے مہلت دی گئی ہو۔ ہمارے لئے تو یہ معیار صاف ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ ۲۳ سال تک کا ایک دراز زمانہ ہے۔ اس صادق اور کامل نبی کے زمانہ سے قریباً ملتا ہوا زمانہ اللہ تعالیٰ نے اب تک ہم کو دیا۔ کیونکہ براہین کی اشاعت پر بیس سال ہوئے جو ناعاقبت اندیش معترضوں کے نزدیک افترا کا پہلا زمانہ ہے۔ اب ہم تو ایک مسلم صادق بلکہ جملہ صادقوں کے سرتاج صادق کے زمانہ سے ملتا ہوا زمانہ پیش کرتے ہیں اور یہ ظالم اب تک بھی کہتے جاتے ہیں کہ جھوٹا ہے۔ افسوس ہماری تکذیب کے خیال میں یہ لوگ یہاں تک اندھے ہو گئے ہیں کہ ان کو یہ بھی نظر نہیں آتا کہ اس انکار کی زد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر کیسی پڑتی ہے کیونکہ اگر بیس بائیس سال تک بھی خدا کسی مفتری کو مدد دے سکتا ہے تو پھر مجھے تو تعجب ہی آتا ہے نہیں بلکہ دل کانپ اٹھتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر یہ کیا دلیل پیش کریں گے؟ ایک مسلمان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سچے متبع کے منہ سے جب وہ اتنا دراز عرصہ تک مدعی کو مہلت پاتے ہوئے دیکھے کبھی یہ نہیں نکل سکتا کہ جھوٹا اور کاذب بھی اس قدر عرصہ دراز کی مہلت پا لیتا ہے۔ اگر اور کوئی بھی نشان اور دلیل ایسے مدعی کی صداقت کی نہ ملے تب بھی ایک سچے مسلمان کو حسن ظن اور ایمانداری کی رو سے لازم آتا ہے۔ کہ انکار نہ کرے کیونکہ اس کا زمانہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ کے زمانہ سے مشابہ ہو گیا ہے۔

اگر کوئی عیسائی کہے کہ مفتری کو مہلت مل سکتی ہے۔ تو وہ اس امر کا ثبوت دے مگر مسلمان تو ایسا کہہ ہی نہیں سکتا۔ پس اب ہمارے مخالف بتلائیں کہ ایک کاذب دجال مفتری علی اللہ طرز استدلال نبوت میں شریک ہو سکتا ہے؟ ماننا پڑے گا کہ ہرگز نہیں۔ پھر وہ ہمارے دعوے کو سوچیں اور اس زمانہ پر غور کریں۔ جو استدلال نبوت کا زمانہ ہے۔ غرض ہر پہلو میں بہت سی باتیں ہیں۔ جو سوچنے والے کو مل سکتی ہیں۔ اور ایک دور اندیش ان سے فائدہ اٹھا سکتا ہے (از اخبار ۲۳ جون ۱۸۹۹ء)

خدا تعالیٰ کے کام بندوں کی مدد کے محتاج نہیں

مگر مبارک ہے وہ جس کے ہاتھ کو خدا تعالیٰ اپنا ہاتھ قرار دے

"خدا تعالیٰ کے کام بندوں کی مدد کے محتاج نہیں وہ اپنے تمام کام خود اپنے ہاتھ سے کرتا ہے۔ مگر مبارک ہے وہ جس کے ہاتھ کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ قرار دے کہ وہ برکت پا گیا۔ اور رحمت کا وارث ہو گیا۔" (ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

تحریک جدید کے وعدوں کی ادائیگی کا آخری وقت قریب آ رہا ہے لیکن تمام جماعتوں کی ابھی خاصی تعداد وعدوں کی واجب الادا ہے۔ عہدیداران تحریک جدید اگر ہمت سے کام لیں اور ان وعدوں کی وصولی کے لئے کوشش فرمائیں تو یہی کام ان کے لئے بہت بڑا مجاہدہ اور ثواب کا موجب بن سکتا ہے۔

نائب وکیل المال تحریک جدید ربوہ

تعلیم الاسلام کالج میں داخلے کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا ارشاد

"ہر وہ احمدی جس کے شہر میں کالج نہیں۔ وہ اگر اپنے لڑکے کو کسی اور شہر میں تعلیم کے لئے بھیجتا ہے۔ تو کمزوری ایمان کا مظاہرہ کرتا ہے۔ بلکہ میں کہوں گا کہ ہر وہ احمدی جو توفیق رکھتا ہے کہ اپنے لڑکے کو تعلیم کے لئے قادیان (حال لاہور) بھیج سکے۔ خواہ اس کے گھر میں ہی کالج ہو۔ اگر وہ نہیں بھیجتا اور اپنے ہی شہر میں تعلیم دلواتا ہے۔ تو وہ بھی کمزوری ایمان کا مظاہرہ کرتا ہے"

الفضل ۲۰ مئی ۱۹۴۴ء

نوٹ:۔ داخلہ شروع ہو چکا ہے جو ۳۰ ستمبر تک جاری رہے گا۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور)

درخواستہائے دعا

میرا لڑکا عرصہ دو ماہ سے بخار سے بیمار ہے۔ دعا کے لئے درخواست ہے

(مستری نظام الدین لاہور)

برادرم عبد الحمید صاحب کئی روز سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ التماس ہے کہ احباب کرام ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمادیں۔ (خاکسار ایم اے حفیظ گوجرانوالہ)

مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب کافی افاقہ ہے۔ صحت کاملہ کے لئے احباب دعا جاری رکھیں۔

خاکسار صوبیدار محمد خان

میری ہمشیرہ عرصہ بارہ روز سے بخار میں مبتلا ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں

(خاکسار نوازش علی سیال کملانہ بستی دریام)

میرا لڑکا عزیزم محمد سلیم عرصہ دو ماہ سے بعارضہ بخار بیمار ہے احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد سعید احمد کراچی)

ضرورت

دفتر فضل عمر ہوسٹل تعلیم الاسلام کالج لاہور میں ایک ایسے مددگار کارکن کی ضرورت ہے۔ جو خواندہ ہو۔ تنخواہ بشمول الاؤنس وغیرہ چھتیس روپے ہوگی۔ کھانا اس کے علاوہ ہوگا۔ درخواستیں ۳۰ ستمبر تک دفتر ہوسٹل میں آنی ضروری ہیں۔

(سپرنٹنڈنٹ)

ولادت

۱۴/۱۵ ستمبر کی درمیانی رات میرے سب سے چھوٹے بھائی عزیز محمد منصور کے ہاں ایک لمبے عرصہ کے بعد ایک لڑکا تولد ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک احباب کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ مولود مسعود کو لمبی عمر عطا کرکے سلسلہ احمدیہ کا سچا خادم بنائے (خاکسار محمد مکرم علی احمدی سکرٹری مال جماعت احمدیہ پیکا لو نگریا سٹیٹ اڑیسہ)

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

بمقام ربوہ ۔ ۳۰-۳۱ اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۴۹ء

(ڈاکٹر مرزا منور احمد نائب صدر)

روزنامہ الفضل لاہور
۲۵ ستمبر ۱۹۴۹ء

اَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ

عورتوں پر پردے کے ظلم وستم کے خلاف دردناک آواز بلند کرنے والوں میں سے ایک صاحب فرماتے ہیں:۔

"عورت خراب ہوتی ہے مردوں کی ذات سے یہ ایک مانی ہوئی حقیقت ہے کہ عورت کو بدچلن بنانے اور اس کے اخلاق کو ناپاک اور نجس کرنے والا مرد اور صرف مرد ہے۔ دنیا کی معاشری اور سماجی تاریخ کی ورق گردانی سے پتہ چلتا ہے۔ کہ عصمت وعفت اور پاکدامنی کی اعلیٰ صفات پر ہمیشہ مرد ہی حملہ آور ہوتا ہے اور عورت ہمیشہ مدافعت کرتی ہے۔"

ان صاحب نے یہ دلیل پردے کے خلاف پیش کی ہے۔ اور الفاظ کا زور ظاہر کرتا ہے۔ کہ آپ اس دلیل کو اپنے حق میں بڑی معرکۃ الآراء اور پردہ کے ہواداروں کو چاروں شانے چت گرا دینے والی دلیل سمجھتے ہیں۔ لیکن تھوڑا سا بھی غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ صرف یہی ان کا سب سے بڑا ہتھیار الٹا مخالفین پردہ کو ہی میدان سے باہر کر دینے کے لئے کافی ہے۔ اور قرآن کریم نے اس چیز کو پردے کے حق میں بطور دلیل پیش کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

یا ایہا النبی قل لازواجک
وبناتک ونساء المومنین
یدنین علیھن من جلابیبھن
ذالک ادنیٰ ان یعرفن فلا
یوذین۔ وکان اللہ غفوراً رحیما

یعنی اے نبی اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مومنین کی عورتوں کو کہدے کہ اپنی چادروں کو اپنے اوپر ڈال لیا کریں۔ یہ بہتر ہے کہ ان کی پہچان ہو سکے۔ اور اس طرح ان کو ایذا نہ پہونچے گی۔ اور اللہ تعالےٰ غفور و رحیم ہے۔

قرآن کریم ہی دنیا میں ایک ایسی مذہبی کتاب ہے۔ جس میں ہر حکم کے ساتھ اس کی عقلی دلیل بھی دی گئی ہے۔ یہ مضمون بذات خود ایک مستقل مضمون ہے۔ جس پر مسیح موعود علیہ السلام نے کافی سے زیادہ روشنی اپنی تصنیفات میں ڈالی ہے۔ اور قرآن کریم کو دوسری متداول آسمانی کہلانے والی کتابوں پر فائق ثابت کرنے کے لئے بڑی مدی سے چیلنج دیا ہے۔

اللہ تعالےٰ نے مندرجہ بالا آیہ کریمہ میں جو پردے کا حکم دیا ہے۔ ساتھ ہی اسکے لئے عقلی دلائل بھی پیش کر دیئے ہیں۔ چنانچہ وہ دلائل یہ ہیں کہ پردہ اس لئے ضروری ہے کہ تا کہ مسلمان عورتوں کی شناخت ہو جایا کرے۔ اور ان کو ایذا نہ پہونچے

ان یعرفن فلایوذین

بظاہر یہ دو لفظ ہیں لیکن غور کیا جائے۔ تو ان دونوں لفظوں میں پردے کے حق میں وہی دلیل بیان کر دی گئی ہے۔ جن کو متذکرہ بالا صاحب نے پردے کے خلاف پیش کیا ہے۔

اس بات کو سمجھنے کے لئے دو باتیں زیر غور لانا ضروری ہیں۔ ایک تو یہ کہ انسان انسان ہے اور ادنےٰ حیوان نہیں ہے۔ اور دوسرے عورت اور مرد کی ساخت میں ایک بنیادی مابہ الامتیاز ہے۔ جو عورت کو عورت اور مرد کو مرد ثابت کرتا ہے۔ پہلی بات زیر غور رکھنا اس لئے ضروری ہے۔ کہ حیوانوں کی مثال سے انسانوں کی آزادی نہیں ثابت ہو سکتی۔ اور دوسری بات اس لئے ضروری ہے۔ کہ مرد اور عورت کی جداگانہ فطرت ان کے باہمی تعلقات کا تعین کرتی ہے۔ جس میں میل جول بھی شامل ہے۔ مرد سے عورت کی اس جداگانہ فطرت کا ایک پہلو اس عبارت سے ظاہر ہوتا ہے۔ جو پردہ کے مخالف دوست نے پردہ کے خلاف رقم فرمائی ہے۔ اور وہ انہی کے الفاظ میں یہ ہے کہ

"دنیا کی معاشری اور سماجی تاریخ کی ورق گردانی سے پتہ چلتا ہے۔ کہ عصمت وعفت اور پاکدامنی کی اعلیٰ صفات پر ہمیشہ مرد ہی حملہ آور ہوتا ہے۔ اور عورت ہمیشہ مدافعت کرتی ہے"

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ مرد اور عورت جنسی جذبہ کے تغلب کے لحاظ سے مختلف مزاج رکھتے ہیں۔ متذکرہ عبارت سے صاف یہی نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ عورت اس معاملہ میں مرد سے بالکل متضاد واقعہ ہوئی ہے۔ یہاں تک کہ وہ مدافعت کرتی ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ فطرت نے عورت کو اس طرح بنایا ہے کہ وہ اپنی جنسی حیثیت کے پیش نظر اپنے بچاؤ کی کوشش کرے۔ اور یہ بات ایک نہایت اہم بات ہے۔ اس لئے کہ قیام نسل کے سلسلہ میں عورت کا حصہ ایک مخصوص اور نہایت ضروری حصہ ہے۔ جس سے مرد بری ہے۔ یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ جس کی وضاحت کی زیادہ ضرورت ہو۔ اس خصوصیت کی وجہ سے یہ ضروری تھا کہ عورت کی فطرت میں مدافعت کا مادہ ودیعت کیا جاتا۔ قرآن کریم نے عورت کی ناقابلیت کا زمانہ بھی بتا دیا ہے۔ ایسے زمانہ میں عورت کی فطری مدافعت ہی آڑے آسکتی ہے۔

مرد کی حملہ آورانہ اور عورت کی مدافعانہ فطرت اس بات کی مقتضی ہے۔ کہ عورت کی مدافعانہ فطرت کو بہر صورت تقویت پہونچائی جائے۔ اور جو بات بھی اس کی اس فطرت کی ممد و معاون ہوگی۔ وہ ان فوائد کے پیش نظر جو قیام نسل کے لئے حاصل ہونے ضروری ہیں مستحسن ہوگی نہ کہ قبیح

اب اسلام ایک متوازی صالح سوسائٹی پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اور دنیا میں شاید ہی کوئی انسان ایسا ہوگا۔ جو یہ بات تسلیم نہ کرے کہ بجائے اس کے کہ مرد اور عورت حملہ اور مدافعت کی لامتناہی جنگ جاری رکھیں۔ ایک صالح متوازن سوسائٹی کے قیام کے پیش نظر کچھ ایسے اصول ہوں۔ جن کی پابندی کر کے اس فطری تضاد کے باعث جو جنگ ہوتی ہے۔ اس کے لئے کم سے کم مواقع کر دیئے جائیں

یا تو ہمیں جنسی جذبات کے تغلب کے اختلاف کی نفی کرنا ہوگی جو ناممکن ہے۔ اور یا پھر ہمیں یہ ماننا پڑے گا کہ جب خود فطرت نے اس اختلاف کے پیش نظر ایک امتیازی فرق دونوں کے مزاج میں رکھا ہے۔ تو یہ فرق یقیناً حقیقی ہے۔

اور اس فرق کو قائم رکھنا عین فطرت کا منشاء ہے۔ اور "پردہ" فطرت کے اس منشاء کی تکمیل کرتا ہے۔

ہم نے یہ دلیل اپنے پاس سے نہیں گھڑی بلکہ اللہ تعالےٰ نے پردہ کے حق میں خود یہ دلیل پیش کی ہے۔

ان یعرفن فلا یوذین

یعنی تاکہ مسلمان عورتیں پہچانی جائیں۔ اور ایذا نہ دی جائیں۔

مومن عورت اور مومن مرد دونوں ملکر ایک صالح اور متوازن سوسائٹی کی تعمیر کرتے ہیں۔ جو اسلام کے پیش نظر ہے۔ اس لئے ضروری تھا کہ مرد اور عورت دونوں ملکر حملہ اور مدافعت کے دونوں پہلوؤں کے فطری جذبہ کی حفاظت کریں۔ مرد کو اپنی حملہ آور طبیعت کو قابو میں رکھنے کے حکم کے ساتھ ساتھ اللہ تعالےٰ نے عورت کو فطری مدافعت کا مادی مددگار "پردہ" بھی عطا کر دیا تاکہ زندگی کے معمولی کاروبار میں اس اختلاف مزاج کی وجہ سے خواہ مخواہ رکاوٹیں اور الجھنیں نہ پیدا ہوں۔ اور دونوں اپنی اپنی جگہ آزادانہ طور پر اپنی حیات کی تکمیل کر سکیں۔

یوذین کا اشارہ صاف طور پر اس اختلاف مزاج کی طرف ہے یعنی مرد کے حملہ کی وجوہات کو کم سے کم کر دیا جائے۔ تاکہ عورت اپنے مخصوص فرائض کو جو اپنی جنسی حیثیت کی وجہ سے اس پر عائد ہوتے ہیں بغیر کسی رکاوٹ ادا کر سکے۔ اور اپنی فطری مدافعت میں آسانی محسوس کرے۔ اور زیادہ ہیجان میں مبتلا نہ ہو۔ یہ پردے کے حق میں بنیادی عقلی دلیل ہے۔

عزمِ نو

پھر بپا عرصۂ آفاق میں طوفاں کر دیں
پھر گئے گزرے مسلماں کو مسلماں کر دیں

غیرتِ دینِ محمدؐ پہ اگر وقت پڑے
دل تو کیا جان بھی اس آن پہ قرباں کر دیں

جو ہیں گفتار کے غازی پہ عمل میں بے راہ
ان کے کردار کے ہر ڈھونگ کو عریاں کر دیں

اس طرح چھائیں کہ دشمن کے اڑیں ہوش و حواس
اس کی ہنگاموں بھری بزم کو حیراں کر دیں

گو جوانی کا ہر اک سانس گراں قیمت ہے
آؤ لیکن اسے اس راہ میں ارزاں کر دیں

کاش اس منزلِ تقدیس پہ ہم جا پہنچیں
کفر پر ایک نظر ڈالیں تو ایماں کر دیں

نفس اس طرح کچل ڈالیں کہ بس رام ہے
دل کے ہر خدمتِ ناچیز کو شایاں کر دیں

اتنے تیار رہیں خدمتِ دیں کو ثاقبؔ
جب ملے حکم تو خدمات کی افشاں کر دیں

ثاقب زیروی

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔" (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

ہالینڈ میں تبلیغ اسلام

ماہانہ تبلیغی اجلاس۔ ملاقاتیں۔ مختلف مجالس میں محاسن اسلام کا اظہار

ماہانہ رپورٹ ہالینڈ مشن بابت ماہ اگست ۱۹۴۹ء

(از مکرم مولوی غلام احمد صاحب بشیر مبلغ اسلام ہالینڈ)

خدا تعالیٰ کے فضل سے اس ماہ بھی تبلیغ کا سلسلہ بدستور جاری رہا۔ اس ماہ کی تبلیغی مساعی کی رپورٹ مختصراً ہدیہ ناظرین کی جاتی ہے۔

ماہانہ میٹنگ

اس ماہ پھر ماہانہ میٹنگ کا انعقاد ہیگ میں ہی کیا گیا۔ جس کے لئے ڈیڑھ صد احباب کو دعوتی خطوط بھیجے گئے۔ اور دو بہت پڑھے جانے والے اخباروں میں اعلان کروا دیا گیا۔ ۲۶ اگست کو ۸ بجے میٹنگ کی کارروائی زیر صدارت مسٹر ولیون شروع ہوئی۔ حاضری توقع سے بھی بڑھ کر ہو گئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ سب سے پہلے محترم صدر صاحب نے ہمارے مشن کا تعارف کرایا۔ اور ہمارے اجلاس کی غرض و غایت بیان کی۔ جس کے بعد برادرم محترم حافظ صاحب نے "اسلامی تعلیم" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے اسلامی عقائد اور عملیات پر بحث کرتے ہوئے "اسلام کی دوسرے مذاہب اور ان کے بانیان سے متعلق تعلیم کی وضاحت کی اور بتایا۔ کہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جو دنیا میں امن قائم کر سکتا ہے۔ کیونکہ وہ تمام بانیانِ مذاہب کو خدا کا فرستادہ تسلیم کرتا اور اپنے متبعین کو ان پر ایمان لانے کی تلقین کرتا ہے۔ آپ نے نماز اور روزوں کی فلاسفی پر بھی بحث کی۔ آپ کے بعد خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر تقریر کی۔ جس میں بائیبل میں بیان شدہ معیار صداقت پیش کرتے ہوئے حضور کی ذات پر چسپاں کر کے بتایا۔ کہ ان معیاروں کی رو سے آپ کی صداقت نہایت واضح ہے۔ عیسائی زیادہ زور مسیح کے ایک قول پر دیا کرتے ہیں۔ کہ "درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے۔" مسیح کے اسی قول کو لے کر اس پر زور دیا گیا۔ اور حاضرین سے کہا گیا۔ کہ اسی معیار کی رو سے اگر کوئی عیسائی حضور کی صداقت کو پرکھنا چاہے۔ تو ہم ہر وقت مدد کے لئے تیار ہیں عیسائی حضرت مسیح کے متبعین میں سے کوئی بطور مثال پیش کریں۔ ہم یقیناً اس سے بہتر پھل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درخت کے بے شمار پھلوں میں سے پیش کر سکیں گے۔ خاکسار کے بعد مسٹر انور خان وانک نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے مختصر حالات اور آپ کی تعلیم کا خلاصہ بیان کیا۔ آپ نے بتایا کہ حضور کے ذریعہ مسیح کی آمد ثانی کی پیشگوئی پوری ہو گئی۔ اور جس کی لوگ دیر سے انتظار کر رہے تھے وہ ہادی آخر ظاہر ہو گیا۔ اس نے آ کر ایک طرف مردہ مسلمانوں میں جان ڈالی۔ اور دوسری طرف ۸۰ کے قریب کتب اسلام کی صداقت پر لکھ کر واضح کیا۔ کہ اسلام زندہ مذہب ہے۔ تقاریر کے بعد سوالات کا موقع دیا گیا۔ بہت سے دوستوں نے سوالات کئے۔ جن میں سے بعض کے جوابات خود صدر صاحب نے اپنے مطالعہ کی بناء پر دیئے اور بعض کے مقررین نے۔ ایک عیسائی اٹھ کر کہنے لگا۔ کہ کیا اسے یہ ثابت کرنے کے لئے وقت مل سکتا ہے۔ کہ (نعوذ باللہ) حضرت مسیح موعود سچے نبی نہیں ہیں۔ اسے وقت دیا گیا۔ مگر وہ بجائے حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق بیان کرنے کے حضرت نبی کریمؐ کے متعلق بیان کرنے لگا۔ حاضرین نے اسے ناپسند کیا اور اکثر نے کہا۔ کہ وہ ایسا سننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اس پر ہماری طرف سے ان کی خدمت میں عرض کیا گیا۔ کہ یہ وقت مناظرہ کے لئے نہیں ہے۔ اور دوسرے لوگ بھی سوالات پوچھنا چاہتے ہیں۔ اور اگر آپ باقاعدہ مناظرہ کرنا چاہتے ہیں۔ تو بعد میں اس پر بات چیت ہو سکتی ہے۔ لوگ چونکہ عیسائیوں کے لیکچروں سے تھکے ہوئے ہیں۔ اس لئے وہ اس قسم کی باتوں کو سننا نہیں چاہتے۔ ہمارے لیکچروں میں عیسائیوں کی نسبت آزاد خیال لوگ زیادہ آتے ہیں۔ اب اس دوست کے ساتھ مسئلہ الوہیت مسیح پر مناظرہ کے لئے بات چیت ہو رہی ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے بہتوں کی ہدایت کا موجب بنائے۔ آخر میں صدر محترم نے کچھ ریمارکس دیئے اور حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے تین گھنٹوں کے بعد جلسہ کی کارروائی ختم کی۔

۲۔ ملاقاتیں

دار التبلیغ میں تشریف لانیوالے احباب: اس ماہ بہت سے احباب ہماری جائے رہائش پر تبادلہ خیالات کے لئے تشریف لائے۔ جن میں سے مندرجہ ذیل خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ مسٹر ولیون۔ یہ دوست دیر سے زیر تبلیغ ہیں۔ بہت حد تک صداقت اسلام کے قائل ہو چکے ہیں۔ مگر ابھی تک گہرا مطالعہ کر رہے ہیں۔ یہ دوست تین چار دفعہ تشریف لائے۔ اور ضروری مسائل پر گفتگو فرماتے رہے۔ اس دفعہ انہیں کی زیر صدارت ہمارا جلسہ ہوا تھا۔ ایک دفعہ مسٹر فان تانگن تشریف لائے۔ اور دو اڑھائی گھنٹوں تک تبادلہ خیالات کرتے رہے۔ ایک دن ایک نوجوان تشریف لائے۔ جو یہاں کے سکاؤٹس کے افسر ہیں۔ اور قریباً ایک گھنٹہ تک بیٹھے گفتگو کرتے رہے۔ ہمارے مشن کی غرض و غایت اور اسلام اور عیسائیت وغیرہ پر گفتگو ہوتی رہی۔ انہوں نے اپنے زیر اثر طلباء میں ہمارے خیالات پھیلانے کا وعدہ کیا۔ اور موقع ملنے پر لیکچر وغیرہ کروانے کا وعدہ بھی کیا۔ ہمارا کچھ لٹریچر خرید کر لے گئے۔ امید ہے کہ ان کے ذریعہ بہت سے نوجوان طبقہ تک ہمارے خیالات پہنچ جائیں گے ان شاء اللہ۔

ایک دن انڈونیشیا سے ایک مسلم تاجر محترم احمد صاحب تشریف لائے۔ جن کے متعلق مکرم مولوی رحمت علی صاحب فاضل مبلغ جاوا نے انہیں خط کے ذریعہ اطلاع کی ہوئی تھی۔ یہ دوست ابھی احمدی تو نہیں ہیں۔ مگر احمدیت کے بہت قریب ہیں۔ یہ دوست صرف چند گھنٹے تک ہی ہمارے ساتھ رہے۔ اپنی تبلیغی مساعی بتائی گئیں۔ اپنے یورپین مشنوں کے پتے دیئے۔ انہوں نے ہر مشن کو دیکھنے کی خواہش کی۔ اپنے سفر یورپ کے بعد پھر ہالینڈ تشریف لائے اور مشنوں کی کامیاب مساعی پر خوشی کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ایک دن مارمن چرچ کے دو مشنری تشریف لائے۔ جن کے ساتھ قریباً دو گھنٹہ تک تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ مسئلہ الوہیت مسیح خاص طور پر زیر بحث آیا۔ ایک دفعہ مسٹر علی العطاس بمعہ اپنے ایک بھائی کے تشریف لائے اور قریباً ایک گھنٹہ تک بیٹھے گفتگو کرتے رہے۔ یہ دوست بھی دیر سے ہمارے مشن سے تعلق رکھتے ہیں۔ بہت سے مسائل ان پر واضح ہو چکے ہیں۔ صرف ظاہری مجبوریوں کی بناء پر ابھی تک قدم اٹھانے کی جرأت نہیں کرتے۔ ایک دن مسٹر کرنز تشریف لائے۔ اور دو گھنٹہ تک گفتگو کرتے رہے۔

ہمارے احمدی بھائی مسٹر انور خان وانک تین چار دفعہ تشریف لائے۔ نماز کا سبق لینے کے علاوہ عربی پڑھنا بھی سیکھتے رہے۔ ایک دن ایک دوست مسٹر دفرلیس بمع اپنی منگیتر کے ایک دور کے شہر سے ملنے کے لئے تشریف لائے۔ قریباً چار گھنٹوں تک بیٹھے گفتگو کرتے رہے۔ بہت سے مسائل زیر بحث آئے۔ یہ دوست قابل تعلیم یافتہ نوجوان ہیں۔ اسلام سے بہت دلچسپی رکھتے ہیں۔ ہماری ملاقات کا ان پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھا اثر ہوا۔ جس کا انہوں نے بعد میں اپنے خط میں ذکر بھی کیا۔ اور بتایا۔ کہ اب ان کی دلچسپی پہلے سے بھی بڑھ گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ایک دن ایک اور عیسائی دوست تشریف لائے۔ جن کے ساتھ دو گھنٹہ تک مختلف مواضع پر گفتگو ہوتی رہی۔ صداقت اسلام کے علاوہ مسئلہ کفارہ وغیرہ عیسائی مسائل بھی زیر بحث آئے۔

دوسروں کے مکانات پر

بعض لوگ جو وقت نہ ہونے کی وجہ سے ہمارے ہاں تشریف نہیں لا سکتے۔ وہ اپنے ہاں گفتگو کے لئے دعوت دیتے ہیں۔ چنانچہ ان کے حسب منشاء ان کے ہاں جا کر بھی فریضہ تبلیغ ادا کیا جاتا ہے۔ اس ماہ بہت سے دوستوں کے ہاں جا کر گفتگو کی گئی۔ جن میں سے مندرجہ ذیل خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ تین مرتبہ خاکسار کو مسٹر کرنز کے ہاں جا کر دو تین گھنٹہ تک گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت و صداقت پر خاص طور پر گفتگو ہوئی۔ دو دفعہ خاکسار کو مسٹر برشمہ کے ہاں جانے کا موقعہ ملا۔ جہاں ان کے ساتھ صداقت اسلام پر گفتگو ہوتی رہی۔ ایک دفعہ "عورت کا درجہ اسلام میں" خاص طور پر زیر بحث آیا۔ انہیں بتایا کہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جس نے عورت کو صحیح مقام دیا ہے۔ تین مرتبہ مسٹر فان رونگن کے ہاں جانے کا موقعہ ملا۔ دو دفعہ مسٹر رود سانت علمی سوسائٹی کے سکرٹری سے ملاقات کی اور کافی دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ انہیں بتایا کہ اسلام کا اقتصادی نظام نہایت ہی مکمل ہے۔ جو کچھ علمی چاہتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر مکمل طور پر اسلام نظام پیش کرتا ہے۔ دو دفعہ خاکسار قید خانہ میں جا کر دو انڈونیشین سے ملا۔ انہیں قرآن مجید پڑھنے کے لئے دیا اور کچھ دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ انہیں قرآن مجید کا سبق بھی دیتا رہا۔ ایک دفعہ مدھی پرلیسٹ کے ہاں جانے کا موقعہ ملا۔ تھوڑی دیر تک ان کے ساتھ گفتگو ہوتی رہی۔ ایک دفعہ مسٹر ساوز کے ہاں جا کر ایک گھنٹہ تک بات چیت کرنے کا موقعہ ملا۔ ایک دن مسٹر لانگ ہورست پروٹسٹنٹ چرچ کے ہیڈ پادری کے ساتھ ایک گھنٹہ تک گفتگو کا موقعہ ملا۔ دو تین دفعہ مسز البرودک سے ملاقات کی۔ یہ خاتون یونیورسل لیگ کی وائس پریذیڈنٹ ہیں۔ ہماری ہر طرح مدد کرنے کے لئے تیار رہتی ہیں۔ ایک دفعہ مسٹر درخت کے ہاں جانے کا موقعہ ملا۔ قریباً دو گھنٹہ تک صداقتِ اسلام پر گفتگو ہوتی رہی۔ ایک دن مسٹر زمرمن کے ساتھ ایک گھنٹہ تک ضرورتِ اسلام پر گفتگو کرنے کا موقع ملا۔ احباب سب کی ہدایت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

دوسری مجالس میں شرکت

ایک دن ایک عیسائی پبلک میٹنگ میں مکرم حافظ صاحب محترم ناصرہ زمرمن۔ مسٹر انور خان وانک اور خاکسار گئے۔ لیکچر کے بعد ہم نے کچھ سوالات پوچھنا چاہے۔ مگر مقرر صاحب کچھ عذر بنا کر چلتے بنے۔ بعد میں مختلف لوگوں کے ساتھ قریباً ۲ گھنٹہ تک ہمیں گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔ الوہیت مسیح اور کفارہ وغیرہ مسائل خاص طور پر زیر بحث آئے۔ بعض لوگوں نے ہمارا ایڈریس لیا۔ اور آئندہ بھی گفتگو کرنے کا خیال ظاہر کیا۔ ایک دفعہ خاکسار کو ایک چرچ میں جانے کا موقع ملا۔ جہاں لیکچر کے بعد لیکچرار کے ساتھ کچھ دیر تبادلہ خیالات بھی ہوا۔ ایک دفعہ مکرم حافظ صاحب ایک چرچ میں گئے۔ اور ایک دفعہ ایک اور سوسائٹی کی میٹنگ میں شمولیت کی گئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دوسروں کی مجالس میں شریک ہونے سے بہت سے دلچسپی لینے والے لوگ مل جاتے ہیں۔ نیز بہت سے عیسائیوں تک اپنے خیالات پہنچانے کا موقعہ بھی مل جاتا ہے۔ اور تھوڑے سے وقت میں بہت بڑی تعداد تک

باقی دیکھو صفحہ کالم ۴ پر

کتاب سنسار دا دھارمک اتہاس پر ایک نظر

(از مکرم عباد اللہ صاحب گیانی امرتسری)

(۲)

سکھ گورو صاحبان مغلیہ عہد حکومت میں ہوئے ہیں۔ بابر سے لیکر بہادر شاہ تک سات مسلمان بادشاہوں نے سکھوں کے دس گورو صاحبان کا زمانہ پایا ہے۔ ان تمام مغل بادشاہوں نے سکھ گورو صاحبان کے ساتھ نہایت عمدہ برتاؤ کیا۔ یہی وجہ ہے کہ سکھ گورو صاحبان اور سکھ مورخین نے ان بادشاہوں کی بے حد تعریف کی ہے۔ اگر کسی وقت کوئی تلخی بھی پیدا ہوئی۔ تو سکھ اتہاس اس بات کی گواہی دیتا ہے۔ کہ مسلمان بادشاہوں نے اس میں بھی جوابی کارروائی کی تھی۔ ابتدا سکھوں کی طرف سے ہوئی تھی۔ ہندوستان میں مغلیہ سلطنت کی ابتدا بابر سے ہوئی ہے۔ سکھ تاریخ میں مرقوم ہے۔ کہ بابا نانک صاحب نے بذریعہ خواب بابر کو ہندوستان پر حملہ کرنے اور قبضہ جمانے کی تلقین کی تھی۔ ملاحظہ ہو تواریخ گورو خالصہ اردو صـ۲ھ۔ اتہاس گورو خالصہ ہندی صـ۱۵۶ وسوانح عمری گورو نانک دیوجی مہاراج صـ۱۲۶۔ بھنگو رتن سنگھ نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ بابا نانک نے نواب دولت خان کو خاص طور پر بابر کے پاس بھیجا تھا۔ اور اس کے ذریعہ ہندوستان پر حملہ کرنے کی تلقین کی تھی (ملاحظہ ہو پرچین پنتھ پرکاش صـ۱۳۰) اس کے علاوہ گیانی لال سنگھ نے لکھا ہے کہ:۔

"ستگورو نانک بابر کی حکومت کو اپنی حکومت خیال کرتے تھے۔

(ترجمہ:۔ از سکھاں نے کیں راج لیا؟ صـ۳۲)

اور گورو گوبند سنگھ نے فرمایا ہے:۔

بابے کے بابر کے دوؤ
آپ کرے پرمیشر سوؤ
دین شاہ ان کو پہچانو
دنیاپت ان کو انومانو
جو بابے کے دام نہ دے ہیں
تن کے گر بابر کے لے ہیں
دے دے تن کو بڑی سزائے
پن لے ہیں گرہ لوٹ بنائے

(دسم گرنتھ صـ۶۹۔)

یعنی خدا نے بابا نانک اور بابر کے خاندان کے دو سلسلے جاری کئے۔ دین کی سرداری بابا نانک کے سپرد کی گئی۔ اور دنیا کی حکومت بابر کے خاندان کے حوالہ کی گئی۔ اور بابر کے خاندان کے لوگ سکھ مذہب کے محافظ قرار پائے۔

سکھ تاریخ میں مرقوم ہے۔ کہ جب شیر شاہ سوری نے ہمایوں کو شکست دی۔ تو وہ سکھوں کے دوسرے انگد صاحب کے پاس آیا۔ انگد صاحب نے اسے دوبارہ حکومت حاصل کرنے کا ور (دعا) مندرجہ ذیل الفاظ میں دیا۔

"بعد چند سال کے تم ہند کے بادشاہ ہو جاؤ گے بلکہ اسی حالت گردش میں تمہارے گھر ایک شہزادہ صاحب اقبال دنیک نام ایسا پیدا ہوگا۔ جو تمام ہندوستان و افغانستان پر حکومت کرے گا۔ چنانچہ تھوڑی مدت کے بعد گورو انگد صاحب کا قول پورا ہوا"

(تواریخ گورو خالصہ اردو صـ۲۷۔)

اس کے علاوہ یہ ور سکھوں کی دوسری کتب میں بھی مذکور ہے۔ ملاحظہ ہو مختصر و مکمل تواریخ گورو خالصہ اردو صـ۲۰ تواریخ گورو خالصہ پنجابی صـ۲۵۰۔ اتہاس گورو خالصہ ہندی صـ۱۸۱ جیون برتانت دس گورو صاحبان صـ۱۰۲۔ اتہاس سکھ گورو صاحبان صـ۱۲۹ و میکالف اتہاس حصہ دوئم صـ۲۲ وغیرہ۔ بعض سکھ مورخین نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ جب ہمایوں گورو انگد صاحب کے پاس آیا۔ تو آپ مراقبہ کی حالت میں تھے۔ آپ نے ہمایوں سے کوئی بات نہ کی۔ بادشاہ ہمایوں کو غصہ آ گیا۔ اس نے تلوار سونت لی لیکن سردار مہندر سنگھ بھاٹیہ نے لکھا ہے۔ کہ ہمایوں نے یہ تلوار ہندوؤں کے اکسانے پر کھینچی تھی۔ کیونکہ ہندو گورو انگد کے مخالف تھے۔ اور وہ چاہتے تھے کہ ان کو ہمایوں کے ہاتھوں نقصان پہنچایا جائے۔ چنانچہ بھاٹیہ صاحب لکھتے ہیں:۔

"تاریخ اس بات کی شاہد ہے۔ کہ مذکورہ مخالف (ہندو) جماعت نے گورو انگد صاحب کو شہید کروانے کی غرض سے بادشاہ ہمایوں سے تلوار اٹھائی تھی۔ مگر اکال پرکھ کی کرپا سے ان کا مقصد حل نہ ہوا"

(سکھ ہندو نہیں صـ۸ ایڈیشن اول صـ۸ ایڈیشن دوم)

اس سے ظاہر ہے کہ ہندو لوگ سکھ گورو صاحبان کے خلاف اکثر ریشہ دوانیاں کرتے رہتے تھے۔ چنانچہ سکھ تاریخ میں مرقوم ہے۔ کہ گورو امرداس کے خلاف ہندوؤں نے اکبر کے دربار میں یہ دعوےٰ دائر کیا تھا۔ کہ اس نے ہندو مذہب میں بہت رد و بدل کر دیا ہے۔ آپ ہمارے اور ہمارے مذہب کے محافظ ہیں۔ اس فتنہ کی روک تھام کی جائے۔ اکبر نے تحقیقات کے بعد یہ فیصلہ دیا۔ کہ ہم کسی مذہب میں دخل نہیں دے سکتے۔ یہ مذہب کا معاملہ ہے۔ اور ہماری حکومت میں ہر ایک کو مذہب کے لحاظ سے پوری آزادی ہے (ملاحظہ ہو گورپرتاپ سورج گرنتھ راس ۱۔ انسو ۴۲ و وارتک سورج پرکاش صـ۱۵۵۔ و اتہاس سکھ گورو صاحبان صـ۱۵۵)

سوساکھی میں مسلمان بادشاہوں کی تعریف مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کی گئی ہے۔

" اکبر بربھاری بیب دھارا!
دھرم اپنا خوب سوارا!
جہانگیر ست شاہ جہان
تاں گھر موں آتے رہے غلام
ور کا تیج بر سیر رہے دن دن
سب ہی جگت جانے جن جن

(سو ساکھی ساکھی ۱۵ صـ۳۷)

گورو گرنتھ صاحب میں جہانگیر کی حکومت کو حلیمی راج کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے۔ کہ اس حکومت میں کسی کے ساتھ بے انصافی نہیں کی جاتی تھی چنانچہ مرقوم ہے کہ:۔

"ہن حکم ہویا مہربان دا
پے کوئے نہ کسے ایان دا
سب سکھالی وٹھی اریہہ ہوآ حلیمی راج جیو"

(۔۔ محلہ ۵ صـ۷۴)

یعنی اب خدا نے مہربان کا حکم جاری ہوا ہے اب کسی پر کوئی زیادتی نہ ہو سکے گی۔ تمام لوگ خوشی سے بسیں گے۔ اب حلیمی راج ہے یعنی امن کی حکومت ہے"

گورو ارجن صاحب جہانگیر کے زمانہ میں ہوئے ہیں آپ کا اپنے زمانہ کی حکومت کو حلیمی راج بنانا صاف ظاہر ہے۔ اس سے ہی واضح ہوتا ہے۔ کہ جہانگیر کی حکومت عدل و انصاف کی حکومت تھی۔ اور عدل جہانگیری ایک ضرب المثل ہے۔ اس کے علاوہ گورو گوبند سنگھ کا جہانگیر کے متعلق یہ ارشاد بھی سکھ کتب میں موجود ہے کہ:۔

"اکبر کا بیٹا جہانگیر دھرماتما بادشاہ جو غظ تھا" (ترجمہ از بچے کلت صـ۱۳۱)

مشہور سکھ مورخ گیانی گیان سنگھ نے جہانگیر کی تعریف میں لکھا ہے کہ:۔

"عادل ایسا تھا۔ کہ اس کے شہزادہ خسرو نے کسی ہندو کی لڑکی خوبصورت دیکھ کر زبردستی اپنے گھر ڈال لی۔ ہندوؤں نے مل کر فریاد کی جہانگیر نے خسرو کے پکڑنے کے لئے فوج ارسال کی۔ اس نے مقابلہ کیا۔ آخر شکست کھا کر کابل کی طرف بھاگ گیا۔ جہلم کے پاس ایک مسجد میں نماز پڑھتا ایک ملانے نے گرفتار کروا دیا"

(ترجمہ از تواریخ گورو خالصہ صـ۲۰۷)

جہانگیر کے بعد شاہ جہان ہندوستان کا بادشاہ بنا گورو گوبند سنگھ نے لکھا ہے:۔

جہانگیر عادل مر گیؤ
شاہ جہان حضرت جو بھیؤ

(دسم گرنتھ صـ۸۲۴)

یعنی جہانگیر عادل کے مرنے پر شاہ جہان تخت پر بیٹھا گیانی گیان سنگھ نے شاہ جہان کے متعلق لکھا ہے:۔

"شاہ جہان کا پہلا نام شہاب الدین تھا۔ تخت پر بیٹھ کر شاہ جہان ہوا۔ اس نے جہانگیر کے مرنے کے بعد ۱۶۸۲ بکرمی کو تخت سنبھالا۔ اور بہت اچھے اچھے کام کئے رعیت آباد کی۔ شاہی خزانہ میں بہت دولت جمع کی"

(ترجمہ از تواریخ گورو خالصہ صـ۴۳۵)

شاہ جہان کے بعد اورنگ زیب کا زمانہ شروع ہوتا ہے اس بادشاہ کو زمانہ حال کا سکھ مصنف بہت برا بھلا کہتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ سکھ گورو صاحبان اور سکھ مورخین نے اس کی بے حد تعریف کی ہے۔ چنانچہ سکھ تاریخ میں مرقوم ہے۔ کہ سکھوں کے آٹھویں گورو ہرکشن نے آپ کو یہ دعا بھی دی تھی کہ:۔

"واہی رکھے خدا اسے تم کہیو گورو ترکیا"

(مہا پرکاش مصنفہ بھائی موتا سنگھ صـ۱۲۲)

یعنی گورو ہرکشن نے اورنگ زیب سے کہا کہ اسے مسلمان بادشاہ خدا تجھے خوش رکھے۔

گورو گوبند سنگھ نے اورنگ زیب کے متعلق جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ وہ بھی سکھوں کے جملہ اعتراضات کو دھو دیتے ہیں۔ چنانچہ گورو صاحب فرماتے ہیں:۔

خوش شش شاہ شاہان اورنگ زیب
کہ چالاک دست است وچابک رکیب
چہ حسن و جمال است و روشن ضمیر
خداوند ملک است و صاحب امیر
بترتیب دانش بتدبیر تیغ!
خداوند تیغ و خداوند دیگ
کہ روشن ضمیر است و حسن و جمال
خداوند بخشندۂ ملک و مال
کہ بخشش کبیر است در جنگ کوہ
ملائک صفت چوں ثریا شکوہ
شہنشاہ اورنگ زیب عالمیں
کہ دارائے دور است دور است دیں
...
شہنشاہ را بندۂ چاکریم
اگر حکم آید بجا حاضریم

(دسم گرنتھ صـ۱۲۵)

گورو صاحب کے ان اشعار میں ایک شعر "دارائے دور است دور است دیں" ہے۔ سکھ مصنفین نے "دور است دیں" کو "دور است دیں" میں تبدیل کر دیا ہے۔ حالانکہ دسم گرنتھ کے پراچین قلمی نسخوں میں "دور است دیں" ہی مرقوم ہے۔

"کہ دارائے دور است و آرائے دیں"

(تواریخ گورو خالصہ صـ۱۸۴)

گورو گوبند سنگھ کے مندرجہ بالا اشعار اس خط کا حصہ ہیں جو انہوں نے اپنی فوجی طاقت کے ختم ہونے پر اورنگ زیب کی خدمت میں ارسال کیا تھا۔ ان اشعار کے متعلق سکھ ودوان یہ تسلیم کرتے ہیں کہ ان میں اورنگ زیب کی خوبیاں بیان کی گئی ہیں۔ ملاحظہ ہو پریم سنگھ صـ۱۰۹ و دیک تیغ کا مالک صـ۲۹۷ اخبار سکھ سیوک ۳ جنوری ۱۹۳۳ء

اورنگ زیب کی گورو گوبند سنگھ صاحب نے جو تعریف کی ہے۔ اس کی موجودگی میں پرتاپ سنگھ پالسی اور سکھ کا اورنگ زیب کو ستانا خود گورو گوبند سنگھ کی تکذیب کے مترادف ہے۔ کیونکہ اگر اورنگ زیب فی الواقعہ ظالم اور متعصب تھا جیسا کہ سکھ آج کل عموماً کہتے رہتے ہیں۔ تو پھر گورو صاحب اس کو "ملائک صفت" روشن ضمیر"

غیرہ کہنا درست نہ ہوگا۔ کیونکہ کوئی ظالم اور متعصب روشن ضمیر اور ملائک صفت نہیں ہو سکتا۔ اور اگر گورو صاحب کا یہ کہنا درست ہے تو ہمیں سکھوں کا اورنگ زیب کو ظالم اور متعصب کہکر کوسنا کسی طرح بھی درست نہیں ہو سکتا۔ یہ بات ہم سکھوں پر ہی چھوڑتے ہیں۔ کہ گورو گوبند سنگھ نے اورنگ زیب کی تعریف میں جو کچھ کہا ہے وہ سچ ہے یا آجکل سکھ جو کہتے ہیں وہ صحیح ہیں۔

اورنگ زیب کے بعد اسکے بیٹے بہادر شاہ نے حکومت کی ہے سکھ ودوان اور مورخین اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ گورو گوبند سکھ نے بہادر شاہ سے پورا پورا تعاون کیا تھا بلکہ اس کی فوج میں شامل ہو کر اسکی حمایت میں لڑائیوں میں بھی حصہ لیا تھا۔ بعض مورخین نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ گورو صاحب موصوف نے بہادر شاہ کی ملازمت اختیار کر لی تھی۔

الغرض ہم اس سلسلہ میں صرف اسی قدر ہی عرض کرنا مناسب خیال کرتے ہیں۔ کہ اب ایسا زمانہ نہیں کہ پرانی قبروں کو کھود کھود کر صدیوں پہلے دفن شدہ مردوں کو اکھاڑا جائے اور خواہ مخواہ کشیدگی پیدا کی جائے۔ گیانی پرتاپ سنگھ اور ان کے ہم خیال سکھ بخوبی جانتے ہیں کہ پنجاب میں سکھ مسلم کشیدگی کا بہت بڑا باعث یہی ہے اگر اس قسم کا زہریلا پراپیگنڈا نہ روکا گیا۔ تو معلوم نہیں کہ اسکے نتائج اور کیا ہوں

ہیں گیانی پرتاپ سنگھ اور ان کے مذاق کے لوگوں کی خدمت میں صرف اس قدر عرض کرتا ہوں۔ کہ وہ کسی مسلمان بادشاہ پر کوئی الزام لگانے سے قبل اپنے پراچین لٹریچر کا سرسری نظر سے بھی مطالعہ کر لیا کریں۔ تو ان کا وہ اعتراض خود بخود حل ہو جایا کرے گا۔ کیونکہ پراچین سکھ لٹریچر سکھوں کی طرف سے مسلمان بادشاہوں اور حکمرانوں پر عائد کردہ الزامات کی نہایت واضح الفاظ میں تردید کر رہا ہے۔

آئندہ اقساط میں ہم انشاء اللہ گیانی صاحب موصوف کی ان غلط بیانیوں پر روشنی ڈالیں گے جو انہوں نے احمدیت کے متعلق اپنی کتاب میں پھیلانے کی کوشش کی ہے۔ (باقی ہے)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں (منیجر)

تمدن کا پیمانہ ــــ کاغذ

چٹگاؤں کے بانس کے جنگلوں میں سونے کی کانیں

کاغذ کو تمدن کا پیمانہ کہنا چاہیئے۔ کسی قوم کے معیار زندگی کا اندازہ کرنا ہو تو یہ دیکھ لینا کافی ہے کہ اس قوم میں فی کس سالانہ کتنا کاغذ صرف ہوتا ہے۔

گذشتہ جنگ عظیم سے پہلے ممالک متحدہ امریکہ میں کاغذ کا فی کس خرچ ۱۱۳ پونڈ سالانہ تھا۔ اور ہندوستان کا صرف ۲ پونڈ۔ جنگ عظیم کے دوران میں ہندوستان کی کاغذ سازی کی صنعت کو اتنی ترقی ہوئی کہ کاغذ کے کارخانوں کی تعداد دس سے سولہ اور پیداوار ۳۵ ہزار ٹن سے بڑھ کر ۹۰ ہزار ٹن ہو گئی اسی طرح دفتی کی پیداوار دوسری جنگ عظیم سے پہلے ۴ ہزار ٹن سالانہ تھی جو ۱۹۴۴ء میں ۱۲ ہزار ٹن سالانہ تک پہنچ گئی

پاکستان میں کاغذسازی

ملک کی تقسیم میں ہمیں کاغذ کا کوئی کارخانہ نہیں ملا۔ چنانچہ تقسیم کے بعد پاکستان میں کاغذ کی بہت کمی تھی یہ کمی عارضی طور پر درآمد سے پوری کر لی گئی۔ مگر اس طرح ہمیشہ کام نہیں چل سکتا۔ ہمیں کاغذ کے کارخانے قائم کرنا ضروری ہیں۔

قدرت نے ہمیں کاغذسازی کے لئے کافی خام اشیاء عطا کی ہیں۔ ایک ماہر نے ہمارے بانس کے جنگلوں کو سونے کی کانیں کہا ہے بانس مشرقی بنگال کے ضلع چٹگاؤں اور اس کے گرد و نواح کے پہاڑی اور جنگلی علاقوں میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ ان علاقوں سے ہمیں کاغذ سازی کے لئے سالانہ سات کروڑ ٹن بانس مل سکتا ہے۔ اسکے علاوہ ضلع سلہٹ کے پہاڑی علاقوں میں اکرا نامی ایک گھاس پائی جاتی ہے جو کاغذ سازی کے لئے بہت ہی مناسب ہے

حکومت پاکستان نے ہمارے ملک کی خام اشیاء کی فراوانی کا اندازہ لگا لیا ہے اور اس کو یہ بھی معلوم ہے کہ پاکستان میں ہر سال تین کروڑ روپیہ کا کاغذ درآمد کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ اس نے فی الحال چٹگاؤں اور رنگامٹی کے درمیان کاغذ کا کارخانہ قائم کرنا تجویز کیا ہے۔ یہ کارخانہ ستمبر ۱۹۵۰ء تک کھل جائیگا جس میں روزانہ ۵۰ ٹن کاغذ تیار ہوگا۔ یہ توقع کی جاتی ہے کہ ۱۹۵۲ء تک یہ پیداوار ۹۰ ٹن روزانہ اور ۱۹۵۲ء تک ۲۰۰ ٹن ہو گی

گھریلو صنعت

دنیا کی دوسری صنعتوں کی طرح کاغذسازی کا آغاز بھی گھریلو صنعت کے طور پر ہوا تھا۔ اور آج بھی جاپان کے دیہی اضلاع کے چھوٹے چھوٹے کارخانوں میں جو دستی کاغذ بنایا جاتا ہے۔ وہ قدر و قیمت میں سب سے اعلےٰ سمجھا جاتا ہے۔

آجکل جو علاقہ مشرقی پاکستان میں شامل ہے وہاں بھی اعلےٰ درجہ کا دستی کاغذ بنا کرتا تھا چنانچہ منشی گنج ضلع ڈھاکہ میں آج بھی کاغذیوں کا ایک طبقہ موجود ہے۔ یہ لوگ بڑے اچھے کاغذ ساز تھے۔ لیکن جب سے مشینی کاغذ کا چلن ہوا۔ ان لوگوں کی دستی صنعت کو زوال آگیا سستے زیادہ صاف اور چکنے کاغذ نے ان کی روزی اور دستی صنعت چھین لی۔ ہمیں اپنی یہ قدیم صنعت ضرور زندہ کرنی چاہیئے

ص سے ہم ڈچ زبان میں تقاریر کرنے کے قابل ہوتے ہیں فجزاھا اللہ احسن الجزار برادرم انور خاں ڈانک بھی اسبارہ میں ہماری پوری طرح مدد کرتے ہیں۔ احباب ان کی روحانی ترقی کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

آخر میں احباب کی خدمت میں خاص طور پر دعا کی درخواست ہے کہ احباب ہمارے مشن کی ترقی کے لئے خاص طور پر دعا فرماتے رہیں کام بہت بڑا ہے مگر ہمارے ذرائع نہایت محدود ہیں۔ صرف اور صرف احباب کی دعاؤں کی برکت سے ہی کامیابی کی امید ہو سکتی ہے۔ اللّٰھم آمین۔

درخواست دعا:۔ میری لڑکی دیر سے بخار اور دیگر عوارض میں مبتلا ہے احباب اسکی صحت کیلئے دعا فرمائیں (عبدالکریم کمالیہ)

بقیہ صفحہ ۴

پیغام حق پہنچ جاتا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

۴۔ سفر۔ اس ماہ ایک دفعہ مکرم حافظ صاحب بعض ضروری امور کو سرانجام دینے کے لئے ایمسٹرڈم تشریف لے گئے۔ جہاں علاوہ اپنے ضروری کام کے قیدخانہ میں جا کر اپنے احمدی بھائی سے ملاقات کی۔ اور پھر ایک اور دوست سے ملے اسی طرح ایک دن خاکسار کو بھی ایمسٹرڈم جانے کا موقع ملا۔ اور محمود براؤن سے ملاقات کی دو اور دوستوں کے ہاں جا کر ان سے ملا اور کچھ دیر گفتگو کا موقعہ ملا۔

دو مرتبہ مکرم حافظ صاحب لائڈن تشریف لے گئے۔ جہاں مسٹر العطاس اور ان کے ایک بھائی جو مصر سے تشریف لائے ہوئے تھے سے ملاقات کی اور کافی دیر تک ان کے ساتھ گفتگو ہوتی رہی۔

۵۔ خطوط۔ بہت سے لوگ ہمارے مشن کے متعلق اطلاعات حاصل کرنے کے لئے خطوط لکھتے ہیں۔ اس ماہ بھی بہت سے لوگوں نے خطوط لکھے۔ جن کے جوابات خط اور لٹریچر وغیرہ بھجوائے جاتے رہے قریباً ۳۵ کے قریب مختلف احباب کو خطوط لکھے گئے

۶۔ عام مصروفیات۔ مکرم حافظ صاحب ڈچ زبان کے اسباق لیتے رہے۔ اسی طرح خاکسار بھی کسی قدر ڈچ سیکھتا رہا اور جرمن زبان کا مطالعہ بھی جاری رہا۔ مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد احمدیہ لنڈن تشریف لا رہے تھے۔ ان کی آمد سے فائدہ اٹھانے کے لئے ایک میٹنگ کے انعقاد کا انتظام کیا گیا جس کے لئے قریباً ۲½ صد احباب کو دعوت نامے بھیجے گئے۔ اخبارات میں اعلان دیا گیا۔ علاوہ ازیں اپنی میٹنگ کے لئے لیکچروں کی تیاری میں مشغول رہے۔ لیکچروں کی تیاری خاص طور پر بہت سا وقت لیتی ہے۔ پہلے انگریزی میں لکھ کر پھر اس کا ترجمہ کروایا جاتا ہے اور پھر ڈچ میں پڑھنے کی مشق کی جاتی ہے۔ زبان پر عبور نہ ہونا بہت حد تک مشکل کا باعث ہو جاتا ہے۔ اپنی طرف سے جلدی سیکھنے کی کوشش کر رہے ہیں احباب دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں جلد از جلد زبان سیکھنے پر عبور حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

۷۔ ہمارے احمدی احباب۔ اکثر احباب ہماری امداد وغیرہ کرتے رہتے ہیں۔ محترمہ ناصرہ ظفر صاحبہ خاص طور پر شکریہ کے قابل ہیں۔ جن کی مدد

آپ کا چندہ ختم ہونیوالا ہے

مندرجہ ذیل احباب کا چندہ اکتوبر ۱۹۴۹ء میں ختم ہو رہا ہے۔ موجودہ مالی مشکلات کے پیش نظر جن کا سامنا دفتر ہذا کو درپیش ہے۔ التماس کی جاتی ہے۔ کہ مہربانی فرما کر چندہ کی رقم بذریعہ منی آرڈر دس دن تک ارسال فرمائیں۔ اس سے دی۔ پی خرچ کی بچت ہو جائے گی۔ دس دن تک انتظار کر کے دی۔ پی ارسال خدمت ہوگا۔ جس کی وصولی پر آئندہ اخبار کی ترسیل منحصر ہوگی۔ (مینیجر)

نمبر	نام	تاریخ
۲۱۴	بیگم محمد عثمان صاحب کراچی	۱۱/اکتوبر ۴۹ء
۱۸۱۷	بابو الٰہی بخش صاحب راولپنڈی	۱۳/اکتوبر ۴۹ء
۲۹۹۴	ابو السعد محمد رفیق صاحب	۱۳/اکتوبر ۴۹ء
۳۲۲۱	چوہدری غلام احمد صاحب چنگا بنگیال	۸/اکتوبر ۴۹ء
۵۷۴۳	چوہدری محمد شریف صاحب منٹگمری	۱۳/اکتوبر ”
۸۱۵۰	منشی غلام محمد صاحب کا چھیلو لنڈہ	۱۳/اکتوبر ”
۹۲۲۶	حاجی محمد صاحب ڈنگہ	۱۸/اکتوبر ”
۱۰۶۲۲	کیپٹن محمد اسمٰعیل صاحب کاکول	۳۱/اکتوبر ”
۱۰۵۹۰	سیٹھ محمد غوث صاحب دکن	۲۵/اکتوبر ”
۱۱۵۶۴	محمد عثمان صاحب شموگہ	۲۰/اکتوبر ”
۱۲۱۸۳	ڈاکٹر عبد الحمید صاحب کراچی	۲۶/اکتوبر ”
۱۴۸۱۴	سید امیر حسین شاہ صاحب کھاریاں	۱۳/اکتوبر ”
۱۴۸۸۸	چوہدری غلام اللہ صاحب مڈھ رانجھا	۴/اکتوبر ”
۱۴۹۹۹	مولوی محمد علی صاحب ایم اے	۵/اکتوبر ”
۱۵۲۰۳	حکیم محمد ابراہیم صاحب جھبٹوال	۱۳/اکتوبر ”
۱۵۲۲۹	میاں لال دین صاحب جہلم	۱۰/اکتوبر ”
۱۵۵۲۵	عزیز حسین صاحب بھالیہ	۲۴/اکتوبر ”
۱۵۶۸۳	چوہدری باغ دین صاحب چک ۹۵	۳۱/اکتوبر ”
۱۵۷۴۹	” رشید احمد صاحب چک ۳۲ ع	۲۴/اکتوبر ”
۱۵۸۲۳	ماسٹر رحمت اللہ صاحب حیدرآباد	۳۱/اکتوبر ”
۱۶۳۲۳	سید شرافت حسین صاحب کراچی	۲۵/اکتوبر ”
۱۶۴۰۰	راجپوت سائیکل ورکس لاہور	۲۰/اکتوبر ۴۹ء
۱۶۸۴۳	مہر شیر محمد صاحب بھکر	۱۵/اکتوبر ”
۱۶۸۶۱	اے۔ بے ملک صاحب ڈھاکہ	۲۰/اکتوبر ”
۱۶۸۹۳	حکیم محمد قاسم صاحب	۱۳/اکتوبر ”
۱۷۲۸۲	قریشی عبد الباسط صاحب	۲۲/اکتوبر ”
۱۷۵۳۹	عبد الحکیم صاحب اوکاڑہ	۱۰/اکتوبر ”
۱۷۷۳۲	چوہدری عبد الرشید صاحب	۱۳/اکتوبر ”
۱۷۷۷۱	ڈاکٹر سجاد احمد صاحب	۱۴/اکتوبر ”
۱۷۸۶۸	چوہدری نذیر احمد صاحب	۱۳/اکتوبر ”
۱۷۸۹۸	ملک عبد الحق صاحب سوہدرہ	۳۱/اکتوبر ”
۱۷۹۵۸	چوہدری محمد عبد اللہ صاحب	۱۸/اکتوبر ”
۱۸۳۵۴	محمد علی خان صاحب درانی	۱۳/اکتوبر ”
۱۸۵۰۰	صوفی اقبال احمد صاحب	۱۳/اکتوبر ”
۱۸۵۲۵	مستر کرامت علی صاحب	۱۳/اکتوبر ”
۱۸۵۴۲	ملک نور احمد صاحب	۶/اکتوبر ”
۱۸۸۶۵	محمد جعفر خان صاحب	۲۳/اکتوبر ”
۱۸۹۵۱	محمد عاصم صاحب فتح جنگ	۱۳/اکتوبر ”
۱۹۵۹۹	ملک ممتاز علی صاحب	۱۳/اکتوبر ”
۱۹۷۶۸	بیگم صاحبہ چوہدری ناصر احمد صاحب	۷/اکتوبر ”

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

درخواست دعا!

میں اپنڈے سائیٹس سے بیمار ہوں۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دردمندانہ دعاؤں کیلئے درخواست کرتا ہوں
(خاکسار عبد الحق ناصر قائد خدام الاحمدیہ منٹگمری)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت ۹۶۸۳ میں سلیمہ بی بی زوجہ سلطان احمد صاحب مولوی فاضل عمر ۱۸ سال بیعت ازلی احمدی دار الرحمت قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۶/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا مہر جو مبلغ ایک ہزار -/۱۰۰۰ روپیہ جو بذمہ خاوند ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میرے پاس ایک انگوٹھی طلائی -/۳۰ روپے قیمتی کانٹے طلائی قیمتی مبلغ -/۷۵ روپیہ اور ایک صد روپیہ نقد موجود ہے۔ جس کی مجموعی قیمت مبلغ -/۲۰۵ روپے بنتی ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے علاوہ میری وفات کے بعد کوئی جائداد ثابت ہو گی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ الامۃ:- سلیمہ بی بی گواہ شد:- محمد شریف مولوی فاضل واقف زندگی۔ گواہ شد:- سلطان احمد واقف زندگی

وصیت نمبر ۱۱۰۰۱ میں زبیدہ بیگم بنت مرزا فتح محمد صاحب سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۶/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ ایک عدد انگوٹھی طلائی ۱/۲ تولہ قیمتی -/۴۰ ایک جوڑی کانٹے طلائی ایک تولہ -/-/۱۰۲ روپے سونا ۱/۲ تولہ -/۵۰ روپے ایک جوڑی پازیب نقرئی ۳ تولہ اس کے علاوہ مبلغ -/۵ روپے جیب خرچ والد صاحب کی طرف سے ملتا ہے۔ مذکورہ بالا تمام جائداد کے ۱/۵ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اسکے علاوہ آئندہ اگر کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہونگی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ میرے مرنے پر میری جس قدر جائداد ثابت ہو گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ الامۃ:- زبیدہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد سعیدہ بیگم اہلیہ مرزا فتح محمد گواہ شد:- مرزا فتح محمد والد موصیہ۔

وصیت ۱۱۰۹۸ میں سردار محمد ولد میاں کرم الٰہی صاحب سکنہ کرم پورہ ڈاکخانہ وار برٹن ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۶/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے ہر دو بھائی پونے تین مربعہ نہری اراضی کے مالک ہیں۔ جس کی قیمت اندازاً تینتیس ہزار -/۳۳۰۰۰ روپیہ ہو گی۔ سکونتی مکانات کی قیمت ایک ہزار روپیہ -/۱۰۰۰ روپیہ ہو گی۔ دس ہزار روپیہ نقد ہمارے پاس ہے (-/۱۰۰۰۰) کل چوالیس ہزار روپیہ -/۴۴۰۰۰ کے ۱/۲ حصہ (دوسرے حصہ) کا میں مالک ہوں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ علاوہ ازیں میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ میری جو آمد ہو گی اس پر بھی اور میرے متروکہ پر بھی اس وصیت کا اطلاق ہو گا۔
الموصی:- بقلم خود سردار محمد۔ گواہ شد سید لال شاہ صاحب گواہ شد:- بشیر احمد۔

وصیت ۱۰۹۹۱ میں امۃ العزیز زوجہ محمود احمد بٹ سکنہ کوچہ چابک سواراں ڈاکخانہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۷/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ کرنٹے طلائی وزنی ۴ تولے ۹ ماشہ۔ نکلس طلائی وزنی ۲ تولہ ۳ ماشہ (۴)، ٹکہ طلائی وزنی ایک تولہ ۲ ۱/۲ ماشہ۔ مندری طلائی وزنی ۲ تولہ۔ انگوٹھیاں ۲ عدد وزنی ۴ ماشہ کانٹے طلائی وزنی ایک تولہ کل جائداد قیمتی -/۱۳۰۰ روپیہ ہے۔ حق مہر مبلغ -/۱۰۰۰ روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ ایک ہزار روپیہ حق مہر بذمہ خاوند واجب الوصول ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو اس قدر رقم یا جائداد حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے پر بھی میری جس قدر جائداد ہو گی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔
الامۃ:- امۃ العزیز: گواہ شد:- محمود احمد بٹ گواہ شد:- فضل دین سپرنٹنڈنٹ ہائیکورٹ لاہور

وصیت نمبر ۹۶۵۷ میں مریم بی زوجہ خواجہ حسین صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری ساکن چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر حیدرآباد دکن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۶/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میرے قبضہ میں حسب ذیل زیورات ہیں۔

جوسر طلائی ۲ ۱/۲ تولہ قیمتی -/۲۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ دسیٹی طلائی ۱ تولہ قیمتی -/۱۰۰ روپیہ سو روپیہ سکہ عثمانیہ چوکڑی ۱/۲ تولہ قیمتی -/۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ۔

زر مہر مبلغ -/-/۳۰۰ روپیہ

میں اس تمام جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں میری وصیت یہ ہے کہ میرے مرنے کے بعد ان زیورات کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حوالہ کر دی جائے۔ اگر میرے مرنے کے بعد ماسوا ان زیورات کے کوئی اور جائداد پیدا وغیرہ ثابت ہو تو اس تمام جائداد پر یہ وصیت حاوی ہو گی۔ الامۃ:- نشان انگوٹھا ایم۔ بی موصیہ گواہ شد:- خواجہ حسین خاوند موصیہ گواہ محمد اسمٰعیل:- گواہ شد:- سید بشارت احمد امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن۔

دولت مشترکہ میں پاکستان کا سکہ سب سے مضبوط ہے

لنڈن کے اخبار مانچسٹر گارڈین کا مقالہ

لنڈن ۲۴ ستمبر اخبار مانچسٹر گارڈین نے آج ایک خاص مقالے میں ان وجوہات کا تذکرہ کرتے ہوئے کہ پاکستان نے سکے کی قیمت نہ گھٹانے کے خلاف کیوں فیصلہ کیا۔ لکھا ہے کہ آزادی کے دو سال بعد پاکستانی سکہ دولت مشترکہ میں سب سے مضبوط سکہ ہے۔ مقالہ نویس نے لکھا ہے کہ اس فیصلے کا سبب معاشی حالات کا تقاضا ہے۔ اس نے مزید لکھا ہے۔ پاکستان کی خاص برآمد روئی اور پٹ سن ہے۔ ان کو وہ زیادہ سے زیادہ ممکن طور پر برآمد کر رہا ہے۔ اس میں قیمت کی کمی سے برآمد میں کوئی اضافہ نہ ہوتا اور اگر ہوتا تو بہت کم۔

کیونکہ پٹ سن کی قیمتوں کا انحصار بڑی حد تک امریکہ پر ہے۔ اس لئے پاکستان کی آمدنی میں کچھ بھی کمی ہوگی۔ پاکستان اسٹرلنگ علاقے سے زیادہ سستا مال خرید سکے گا۔ اور یہاں سے وہ نوے فیصدی مال خریدتا ہے۔ ملک کو صنعتی بنانے کے منصوبے میں یہ امر اس کے لئے زیادہ فائدہ مند ہوگا۔ (اسٹار)

قلیل ترین باغ

لنڈن ۲۴ ستمبر۔ غالباً دنیا میں سب سے چھوٹا باغ جو لنڈن میں ہے اس کا رقبہ ۲ فٹ مربع ہے۔ اس میں ایک آبشار۔ ایک پن چکی۔ اصلی مچھلیوں کا ایک تالاب۔ پیڑ۔ جھاڑیاں اور دوسرے پودے ہیں۔ (اسٹار)

پاکستان کی زراعت و باغبانی کی سوسائٹی

حکومت پاکستان اپنی سرپرستی میں زراعت کی ایک نجی سوسائٹی قائم کرنا چاہتی ہے اور اس سوسائٹی سے دوسرے شعبوں مثلاً مویشی بانی، باغبانی، جنگلبانی۔ ماہی گیری اور زراعت و باغبانی کی سوسائٹیاں ملحق ہوں گی۔ یہ سوسائٹی ان سوسائٹیوں میں رابطہ کا کام دے گی۔ جن کے قیام کی ہمت افزائی حکومت کرنا چاہتی ہے۔

زراعت و باغبانی کی سوسائٹی کے مقاصد حسب ذیل ہیں:۔ عمدہ بیج اور پود حاصل کرنا اور بہم پہنچانا۔ پھولوں۔ پھلوں، بیجوں اور ترکاری کی نمائش کرنا۔ اقتصادی یا جمالیاتی اوصاف کے حامل پودوں کے باغات لگانا اور انہیں قائم رکھنا نیز اخبار و رسالے شائع کرنا۔ تاکہ زراعت و باغبانی کے معاملات میں عوام کی دلچسپی بڑھے۔

دریائے فرات پر بند

قاہرہ ۲۴ ستمبر۔ حکومت شام نے دریائے فرات پر ایک بند باندھنے کیلئے ۷ لاکھ ۱۵ ہزار لیرا کا ٹھیکہ منظور کر دیا ہے (اسٹار)

شام میں تعلیم کے لئے مزید روپیہ

دمشق ۲۴ ستمبر۔ شامی وزراء کی کونسل نے تعلیم کے لئے مزید ۳ لاکھ لیرا کی رقم مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ (اسٹار)

پلائی ووڈ کے مبارکبادی کارڈ

لنڈن ۲۴ ستمبر آسٹریلیا میں اب پلائی ووڈ سے مبارکبادی کے کارڈ بنائے جا رہے ہیں یہ شاہ بلوط کی لکڑی سے کاغذ کی طرح باریک بنائے جاتے ہیں۔ (اسٹار)

چین کا صوبہ سنکیانگ اشتراکیوں کو مل گیا

ہانگ کانگ ۲۴ ستمبر۔ نیو چائنا نیوز ایجنسی نے دعویٰ کیا ہے کہ چین کا مغرب کی جانب کا آخری صوبہ سنکیانگ جس کو تبت ہندوستان سے علیحدہ کرتا ہے اشتراکیوں کو مل گیا ہے کہا جاتا ہے کہ سنکیانگ کا قوم پرست نائب کمانڈر اپنے دو مسلمان جنرلوں کے ساتھ مشرقی سرحد کو عبور کر کے مغربی کانسو میں داخل ہو گیا ہے اور خود کو اشتراکیوں کے حوالے کر دیا ہے۔ اس کے ساتھ دو مسلمان جنرل قریب کے صوبے چنگہائی کے ہیں۔ اس کے بعد نائب کمانڈر نے اپنے کمانڈر انچیف اور سنکیانگ کے صدر مقام ارمچی کے میئر کے نام ایک پیغام بھیجا ہے کہ وہ اس کی پیروی کریں۔ خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کی ابھی تک قوم پرستوں نے تردید یا تصدیق نہیں کی۔ یہ یاد رہے کہ چند ہفتے پہلے ارمچی کا امریکی قونصلی اسٹاف یہاں سے ہندوستان چلا گیا تھا۔ (اسٹار)

رومانیہ میں روس کی مزید فوجیں

ویانا ۲۴ ستمبر خیال کیا جاتا ہے کہ روس نے رومانیہ کے پہاڑی علاقوں میں ابھی حال ہی میں مزید کمک پہنچا دی ہے تاکہ اشتراکی دشمن گوریلاؤں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کو روکا جا سکے۔

رومانوی پناہ گزینوں کا بیان ہے کہ روسی سرحد کے قریب بکووینیا اور مولداویا میں اور ملک کے دیگر علاقوں میں جن میں ہنگری سرحدی علاقہ بھی شامل ہے جنگ ہو رہی ہے۔ باغی جن میں کسانوں اور دیگر اشتراکی قوانین سے بے دخل ہو جانے والوں کی بڑی تعداد ہے پوری طرح مسلح ہیں اور منظم ہیں وہ رومانوی فوج کے سابق کمانڈر جنرل کرنل ودراگالیسکو کے زیر قیادت ہیں۔ (اسٹار)

ہندوستان میں پٹ سن کے نوے کارخانے بند ہو جائیں گے

پاکستان کے تازہ اقدام کا نتیجہ

لنڈن ۲۴ ستمبر۔ پاکستان کے اپنے روپیہ کی قیمت نہ گھٹانے کے فیصلے سے پٹ سن کی صنعت میں جو بحران پیدا ہو گیا ہے اس کے نتیجہ میں یہ افواہیں گرم ہیں کہ حکومت ہند ہند و پاکستان کی تجارت کی بدحالی کا مقابلہ کرنے کے لئے کارروائیاں کرے گی۔ ہندوستانی پٹ سن کی صنعت کے ایک ترجمان نے بتایا کہ ممکن ہے کہ دریائے ہگلی پر پٹ سن کے نوے کے قریب کارخانوں کو ایک ماہ یا زیادہ عرصہ کیلئے بند کرنا ضروری ہو جائے۔ یہاں کہا جاتا ہے کہ پاکستان کے اس فیصلے کا فوری نتیجہ یہ ہوگا کہ قیمتیں پٹ سن کی چوالیس فیصدی بڑھ جائیں گی۔ لیکن اس وقت پٹ سن کا بازار بند ہے۔ ایک برطانوی درآمد کرنے والے تاجر نے کہا کہ ان کے خیال میں ہندوستانی پٹ سن کے کارخانوں کی انجمن کو خام پٹ سن کی قیمتیں زیادہ سے زیادہ حد تک مقرر کرنے کے لئے فوری قدم اٹھانا چاہئے۔ اور اسی مقصد کو سامنے رکھ کر ہندوستان و پاکستان کے درمیان گفتگو ہو ورنہ کلکتہ سے اور کم از کم ڈنڈی بازار کو خام پٹ سن کی درآمد میں مکمل جمود اگلے سال تک کے لئے پیدا ہو جائیگا۔ پاکستان و ہندوستان کے لئے پٹ سن کے کنٹرولر جو حال ہی میں برطانیہ سے واپس آئے ہیں ایک مکمل رپورٹ حالات پر تیار کر رہے ہیں (اسٹار)

لنکا میں ۱۵۰۰ قیراط کا نیلم

کولمبو ۲۴ ستمبر۔ ملیٹی ڈونڈے مقام پر ایک بدھ مندر کی زمین میں واقع ایک کان سے تقریباً نصف پونڈ وزنی ایک عجیب نیلم برآمد ہوا ہے ستارہ کی سی شکل کا ہے۔ اس پتھر کا وزن ۱۵۰۰ قیراط ہے۔ کولمبو کے ایک جوہری نے ایک لاکھ روپیہ قیمت پیش کی ہے۔ (اسٹار)

مالدیپ اور لنکا میں تجارتی معاہدہ

کولمبو ۲۴ ستمبر۔ جزائر مالدیپ کے وزیر اعظم مسٹر امین دیدی کے یورپ سے واپس آنے کے بعد اس سال نومبر میں لنکا اور جزائر مالدیپ کے درمیان اپنی قسم کا پہلا تجارتی معاہدہ ہوگا۔

اس وقت اس معاہدہ کی گفت و شنید ہو رہی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ دونوں ملکوں کے درمیان تجارت میں کافی توسیع ہوگی۔ اور اس معاہدہ کی خاص دفعات کے تحت مالدیپ لنکا کو مچھلی بھیجے گا اور اس کے بدلہ غلہ اور کپڑا حاصل کرے گا۔ یہ معاہدہ صرف تجارت سے متعلق ہوگا۔ (اسٹار)

چنے کی فصل میں ۴۹ فیصدی کا اضافہ

لاہور ۲۴ ستمبر۔ راولپنڈی اور اٹک کے ضلعوں کو چھوڑ کر جہاں پیداوار فصل کی بیماری کی وجہ سے معمولی سی کم ہوئی۔ آبپاشی والی اراضیات میں پیداوار معمول سے زیادہ ہے اور غیر آبپاش رقبوں میں معمول کے مطابق یا اس سے زیادہ۔ پیداوار کا کل اندازہ ۵۵۰،۴۰۰ ٹن لگایا گیا ہے جس سے پچھلے سال کی اصل پیداوار کے مقابلہ میں ۴۹ فیصدی کا اضافہ ظاہر ہوتا ہے۔ (سرکاری اطلاع)

اقوام متحدہ کا سروے مشن

قاہرہ ۲۴ ستمبر۔ اقوام متحدہ کے فلسطین کے مصالحتی کمیشن کے پریس آفیسر نے عمان میں بتایا ہے کہ کسی بھی عرب ریاست میں مشرق وسطیٰ کی تحقیقاتی مشن سے ملنے سے انکار نہیں کیا ہے۔ انہوں نے اس اطلاع کی بھی تردید کی ہے کہ مشن میں یہودی اراکین ہیں۔ (اسٹار)

کلکتہ کسٹم سے جواب طلبی

سنگاپور ۲۴ ستمبر۔ ملایا میں ہندوستان کے نمائندے مسٹر جان تھیوی نے کلکتہ کسٹم سے جواب طلب کیا ہے کہ اس نے سنگاپور جانے والی دق کی دوا کو کیوں روک لیا۔ اس دوا پر کلکتہ میں سنگاپور جانے والے جہاز پر سے قبضہ کیا گیا تھا۔ اور وہ ابھی تک کسٹم ہی میں ہے۔ سنگاپور کی دق کے خلاف جدوجہد کرنے والی انجمن کے ایک ترجمان نے کہا کہ یہ ایک اہم معاملہ ہے سنگاپور میں اس دوا کا دو ہزار بچے انتظار کر رہے ہیں۔ یہ دوا خراب ہو جانے والی ہے اور پتہ نہیں کہ کلکتہ کسٹم والے اسے احتیاط سے رکھ رہے ہیں یا نہیں۔ ہمیں خطرہ ہے کہ کہیں آئندہ آنے والی دوا کا بھی حشر نہ ہوئے۔ (اسٹار)

امریکہ میں تعلیم بالغان کی وسعت

نیویارک ۲۴ ستمبر۔ امریکی تعلیم میں ایک نیا طریقہ تعلیم شروع ہوا ہے جس میں بچوں سے زیادہ بالغ افراد تعلیم حاصل کریں گے۔ اس نظریہ کی بنیاد وہ جائزہ ہے جو امریکہ کی ۴۳ ریاستوں کے ۷۵ شہروں میں کیا گیا تھا۔ اندازہ ہے کہ بالغوں کی تعلیم کے مختلف پروگراموں میں ۳ کروڑ افراد شامل ہیں۔ گزشتہ تعلیمی سال میں ۱۶ لاکھ ۹۰ ہزار افراد صرف ٹیکسوں سے چلنے والے ثانوی اسکولوں میں داخل ہوئے۔ اس وقت امریکہ میں ۳۰ سے لیکر ۵۰ فیصدی افراد تک کام کے بعد تعلیم حاصل کرنے میں مشغول ہیں یا اس میں شریک ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں (اسٹار)